تجارۃ المخدرات

پوست کی کاشت اور منشیات کی تجارت کا شرعی جائزہ

دارالافتاء ربانیہ جی۔او۔ار کالونی کوئٹہ

پوست کی کاشت اور تجارت کے بارے میں مختلف ادوار میں یہ مسئلہ علماء کے درمیان جواز اور عدم جواز کے لحاظ سے زیر بحث رہا ہے المباحث الاسلامیۃ نے اہل علم اور قارئین کے معلومات کے اضافے کے لئے اس موضوع پر کئی مقالے شائع کئے ہیں۔ زیر نظر عنوان دراصل کوئٹہ کے دارالافتاء ربانیہ کو ریجنل ڈائریکٹریٹ انٹی نارکوٹکس کوئٹہ کی طرف سے موصولہ اس عنوان سے متعلق استفتاء کے جواب میں ہے جو کہ تحقیق کی اچھی علمی کاوش ہے گزشتہ دنوں رئیس المرکز الاسلامی (مولانا) سید نصیب علی شاہ نے المجلس الفقہی کے اجلاس کے موقع پر رئیس دارالافتاء ربانیہ (مولانا) مفتی محمد روزی خان اور ان کے تلمیذ (مولانا) مفتی حمد اللہ جان سے اس موضوع پر ذکر کیا اور ان کی اس تحقیق کو اب المباحث کے ذریعے پیش کرتے ہیں اہل علم کو اس مسئلے پر مزید تحقیق کی دعوت دی جاتی ہے (ادارہ)

☆فتویٰ کے سوالات☆

(۱) کیا نشہ آور اشیاء جن میں ہیروئن، افیون۔ مارفین، چرس اور بھنگ وغیرہ شامل ہیں۔ از روئے قرآن وحدیث حلال ہیں یا حرام ہیں؟۔(۲) کیا نشہ آور اشیاء جن میں ہیروئن، افیون، مارفین۔ چرس اور بھنگ وغیرہ شامل ہیں کی کسی قسم کی ذخیرہ اندوزی، کاروبار یا ترسیل از روئے قرآن وحدیث جائز ہے یا، ناجائز ہے؟

(۳) کیا ایسی فصل یا پودے جن میں پوست اور بھنگ سرفہرست ہیں کی کاشت جن سے ہیروئن، افیون، مارفین، چرس وغیرہ کشید کی جاسکے از روئے قرآن وحدیث جائز ہے یا، ناجائز ہے؟

(۴) کیا پوست اور بھنگ کی غیر قانونی کاشت جن سے ہیروئن، افیون، مارفین، چرس وغیرہ کشید کی جاسکے کو تلف کرنا از روئے قرآن وحدیث جائز ہے یا، ناجائز ہے؟

(۵) نشہ آور اشیاء جن میں ہیروئن، افیون، مارفین، چرس اور بھنگ وغیرہ شامل ہیں، کا کاروبار، کی ذخیرہ اندوزی اور ترسیل کرنے والے کیخلاف شرعی نقطہ نگاہ سے کیا سزائیں متعین کی جاسکتی ہیں۔

(۶) پوست اور بھنگ کی ناجائز اور غیر قانونی کاشت کرنے والوں کیخلاف شرعی نقطہ نگاہ سے کیا سزائیں متعین کی جاسکتی ہیں۔

ڈپٹی ڈائریکٹر (بشیر عالم گنڈاپور) ڈپٹی ڈائریکٹر انٹی نارکوٹکس بلوچستان

جواب استفتاء نمبر 554

الجواب باسم ملهم الصواب

اصل جواب سے پہلے دو تمہیدی باتیں سمجھ لیں۔

پہلی بات یہ ہے کہ عقل اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ عقل ہی کے ذریعے انسان دوسرے حیوانات سے ممتاز ہے۔ اور عقل ہی کی بنیاد پر انسان احکام شرعیہ کا مکلف اور پابند ہے۔ چنانچہ پاگل یا مجنون احکام شرعیہ کا مکلف نہیں۔ اسی طرح قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی رو سے یہ بات مسلم ہے۔ کہ شراب تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ اس کی وجہ مفسر قرآن حضرت مولانا علامہ ظفر احمد عثمانیؒ، ارشاد باری تعالیٰ "انما الخمر والمیسر والا نصاب والا زلام رجس، الآیۃ" کے ذیل میں شراب کے مفاسد ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ومفاسد الخمر ازالة العقل الذی هو اشرف صفات الا نسان" "یعنی شراب کے مفاسد میں سے ایک یہ ہے۔ کہ عقل کو زائل کرتی ہے، جو انسان کی سب سے بہترین صفت ہے۔" آگے لکھتے ہیں۔ "بالجمله لو لم یکن فیها سوی ازالة العقل والخروج عن حد الا ستقامة لكفیٰ فانه اذا اختل العقل حصلت الخبائث بأ سرها، ولذالك قال ﷺ اجتنبو الخمر فأ نها ام الخبائث" (احکام القرآن للتهانوی ج ۱ ص ۳۹۶) "یعنی حاصل کلام یہ ہے۔ کہ اگر شراب میں اور کوئی برائی اور نقصان نہ ہو لیکن اس کی صرف یہ ایک برائی بھی کافی ہے۔ کہ یہ "انسان" کی عقل کو زائل اور انسان کو حد اعتدال سے نکال دیتی ہے، کیونکہ جب عقل میں خلل اور "فتور" آجاتا ہے۔ تو تمام برائیاں خود بخود آہی جاتی ہیں، اور اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کہ شراب سے اجتناب کرو، کیونکہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔" شراب کے مقابلے میں اگر مذکورہ نشہ آور اشیاء اور ان کے نتائج پر سرسری نظر دہرائی جائے تو موجودہ دور میں سوال میں مذکورہ اشیاء کے نقصانات و برائیاں اگر شراب سے زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں، خاص کر ان کا یہ نقصان کہ عقل کو زائل کر دیتی ہیں۔ اور جسم انسانی کو ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ بنا کر رکھ دیتی ہیں، اور ان کا عادی شخص نہ صرف معاشرہ کا مبغوض ترین شخص بن جاتا ہے۔ بلکہ دین و دنیا کے کسی کام کا بھی قابل نہیں رہتا، چنانچہ مذکورہ اشیاء کے عادی لوگوں کی حالت زار کسی سے مخفی نہیں اور نہ ہی محتاج بیان ہے۔ کسی کو شک ہو تو ان مقامات اور گھروں کا مشاہدہ کرے جہاں ان نشہ آور اشیاء کے عادی لوگ پڑے ہوئے ہیں۔ نشہ آور اشیاء افیون وغیرہ کے نقصانات کے بارے میں علامہ ابن حجر الہیثمی اپنی کتاب الزواجر میں رقمطراز ہیں۔ قال بعض العلماء: وفی اکلها مائة وعشرون مضرة دينية ودنيوية: منها انها تورث الفكر الرديئة وتجفف الرطوبات الغريزية وتعرض البدن لحدوث الا مراض، وتورث النسيان وتصدع الراس وتقطع النسل، وتجفف المنى، وتورث اختلال العقل وفساده، والدق، والسل، والا ستقاء، وفساد الفكر وموت الفجأة ونسيان الذكر، وافشاء السر، وانشاء الشر، وذهاب الحياء، وكثرة المراء وعدم المرؤة، ونقض المودة، وكشف العورة، وعدم الغيرة، واتلاف الكيس، ومجالسة الا بليس وترك الصلوات، والوقوع فى المحرمات، والبرص، والجذام، وتوالى الا سقام، ورعشته على الدوام، وثقب الكبد، واحتراق الدم والبخر ونتن الفم، وفساد الأ سنان، وسقوط شعر الأ جفان، وصفرة الا سنان، وغشاء العين والفشل، وكثره النوم

والکسل ،وتجعل الا سد کا العجل ،وتعید العزیز ذلیلا ،والصحیح علیلا والشجا ع جبا نا والکریم مہا نا ان اکل لایشبع وان اعطی لا یقنع ،ان کلم لا یسمع ،تجعل الفصیح ابکم ،والذکی ابلم ،وتذھب الفطنة،وتحدث البطنة،وتورث العنةوالبعد عن الجنة،ومن قبائحھا انھا تنسی الشھاد تین عند الموت ،بل قیل ان ھذا ادنیٰ قبائحھا ۔(ترجمہ):بعض علماء کے کہنے کے مطابق بھنگ وحشیش کھانے میں ایک سوبیس دینی اوردنیوی نقصانات ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔یہ گھٹیا سوچ پیدا کرتا ہے،فطری رطوبت کوخشک کرتا ہے۔جسم کومختلف بیماریوں کے لئے پیش کرتا ہے،بھول اوردردسر پیدا کرتا ہے۔نسل کومنقطع اورمنی کوخشک کردیتا ہے،ناگہانی موت کا سبب بنتا ہے،عقل میں خلل وبگاڑ پیدا کرتا ہے،تپ دق،سل اوا ستقاء (پیٹ کی بیماری) کی بیماری پیدا کرتا ہے،فکری بگاڑ اورنسیان ذکر پیدا کرتا ہے،اسی طرح راز کھولنا،شر پیدا کرنا حیاء کا جاتے رہنا زیادہ بولنا،مروت ختم کرنا،محبت کوختم کرنا،ستر کھولنا،اور بے غیرتی جیسی برائیاں جنم دیتا ہے(ان کے علاوہ) برص،جذام اور پے درپے دوسری بیماریاں پیدا کرتا ہے۔عقل ودانش کوتلف کردیتا ہے۔شیطان کی ہم نشینی ،ترک نماز اورحرام کاریوں میں واقع ہونے کا سبب بنتا ہے۔بدن میں کپکپی،جگر میں سوراخ اورخون کے جلنے کا سبب بنتا ہے۔منہ میں بدبو پیدا ہوتی ہے۔دانت خراب ہوجاتے ہیں پلکوں کے بال گرنے لگتے ہیں،دانت پیلے پڑجاتے ہیں،آنکھوں پر پردہ پیدا کرتا ہے۔(یعنی بینائی ختم ہوجاتی ہے)،نامردی،کثرت نیند،اور کاہلی پیدا کرتا ہے۔شیر جیسے بہادر کوبچھڑا بنادیتا ہے۔معزز آدمی کوذلیل کردیتا ہے،فصیح کوگونگا اورذہین کوبے وقوف بناتا ہے۔زیرکی ختم کرتا ہے،زیادہ کھانے کی عادت ڈالتا ہے،زنا اورلعن طعن کا باعث بنتا ہے،جنت سے دوری کا سبب بنتا ہے،موت کے وقت کلمہ شہادت بھلوادیتا ہے،بلکہ کہا گیا ہے کہ یہ اس کا ادنیٰ نقصان ہے۔''علامہ وھبۃ الزحیلی نشہ آوراشیاء کے نقصانات اورحکم شرعی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔والحکم الشرعی للمخدرات انھا حرام فی غیر حال التداوی للضرورة او الحاجة ۔وحرمتھا کا لمسکرات التی جاءت النصوص التشریعیة فی القرآن والسنة النبویة بتحریمھا تحریما قطعیا۔ان المخدارت تؤدی الیٰ اضرار جسیمة کثیرة کما تقدم ،قد یفوق ضررھا ضررالمسکرات ،لا نھا تفسد اخلاق المجتمع وتضر الأمة فی اقتصادھا وأعمالھا ضرر أبلیغا ،وتفسد العقل وتصد عن ذکر اللہ وعن الصلوٰة ،ففیھا ضرر عقلی وبدنی ودینی واخلاقی ،وکل ما ھوضار فی نتا ئجه او ذاته وعینه فھو حرام ،والمضرات من اشھر المحرمات ، رویٰ الا ما م احمدؒ فی مسنده وابو داؤد فی سننه عن ام سلمةؓ قالت نھی رسو اللہ ﷺ عن کل مسکر ومفتر :والمفتر کل ما یورث الفتور وارتخاء الا عضاء وتخدیر الا طراف ،قال ابن حجرؒ وھذا الحدیث فیه دلیل علی 'تحریم الحشیش بخصوصه،فا نھا تسکر وتخدر وتفتر ،وفی حدیث عند ابی داؤد عن ابن عباسؓ کل مخمرو کل مسکر حرام،والمخمر ما یغطی العقل (الفقه الا سلامی وادلته ،ج ۷،ص ۱۳)وأید ابن القیمؒ استاذہ ابن تیمیه فی ذلک کله،وقا ل فی زادا لمعاد ان الخمر ید خل فیھا کل مسکر:مائعا کا ن او جا مدا ،عصیرا او مطبوخا ،فید خل فیھا لقمة الفسق والفجور،الحشیشة لان ھذا

کلہ خمر بنص رسول اللہ ﷺ : الصحیح الصریح الذی لا مطعن فی سندہ ولا اجمال فی متنہ ۔وقال الصنعانی فی سبیل السلام :انہ یحرم ما اسکرمن ای شئی وان لم یکن مشروبا کالحشیشة،وقال بعض علماء الحنفیة :ان من قال بحل الحشیشة زندیق مبتدع :(الفقہ الاسلامی وادلتہ ،ج ۷،ص ۵۵۱۰) دوسری تمہیدی بات یہ سمجھ لیں کہ شریعت اسلامی نے حکومت وقت کو یہ اختیار دیا ہے۔ کہ وہ کسی چیز یا کام پر پابندی عائد کرسکتی ہے۔ جو بذات خود جائز ہو لیکن وہ کسی اجتماعی یا عمومی برائی کا سبب بنتا ہو۔مثلاً فقہاء کرام نے لکھا ہے۔ کہ اگر کسی جگہ ہیضہ کی بیماری پھوٹ رہی ہو تو حکومت وقت کو اختیار ہے۔ کہ خربوز کی خرید و فروخت، جو بذات خود جائز ہے، پر پابندی عائد کریں (بحوالہ اسلام اور جدید معیشت وتجارت) اور اس صورت حال میں عوام پر سرکاری حکم کی تعمیل واجب ہے۔اور اس سرکاری حکم کی خلاف ورزی ناجائز ہے۔جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔یا ایھا الذین آمنوا اطیعو اللہ واطیعوالرسول واولی الا مر منکم۔(القرآن سورۃ النساء آیت ۵۹ مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رقم طراز ہے۔’’حاکم اسلام، بادشاہ یا اس صوبہ دار یا قاضی یا سردار لشکر اور جو کوئی کسی کام پر مقرر ہو ان کے حکم کا ماننا ضروری ہے۔جب تک کہ وہ خدا اور رسول کے خلاف حکم نہ دیں، اگر خدا اور رسول کے حکم کے صریح خلاف کرے تو حکم کو ہرگز نہ مان‘‘۔(تفسیر عثمانی ص ۱۱۴) مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ نے آیت مذکورہ کی تشریح کچھ یوں بیان کی ہے۔’’آیت مذکورہ میں اولوالامر کی اطاعت سے علماء اور حکام دونوں کی اطاعت مراد ہے، اس لئے آیت کی رو سے فقہی تحقیقات میں فقہاء کی کی اطاعت اور انتظامی امور میں حکام کی اطاعت واجب ہوگی‘‘۔(معارف القرآن ج ۲ ص ۴۵۲) اگر کوئی شخص مذکورہ حکومتی پابندی کی خلاف ورزی کرتا ہے۔تو خلومت وقت کو اس کے تادیبی کاروائی کی اجازت ہے۔اور سزا کا دار و مدار حکومت کی صوابدید پر ہے۔کیونکہ یہ شخص ذاتی مفاد کی خاطر میں فساد پھیلانے والوں میں سے ہے۔اور فساد پھیلانے والوں کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔’’انما جزاء الذین محاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الا رض فسادأان یقتلوا اویصلبوا او تقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف اور ینفو من الأرض ‘‘الأیة۔(سورۃ المائدہ،۳۳) مذکورہ آیت کی تشریح شیخ الاسلام علامہ احمد عثمانیؒ کچھ یوں کرتے ہیں۔یعنی بدامنی کرنے کو اکثر مفسرین نے اس جگہ راہزنی اور ڈکیتی مراد لی ہے۔مگر الفاظ کو عموم پر رکھا جائے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنا یا زمین میں فساد اور بد آمنی پھیلانا یہ دو لفظ ایسے ہے۔جن میں کفار کے حملے اور ارتداد کا فتنہ، راہزنی، ڈکیتی ناحق قتل ونہب مجرمانہ سازشیں اور مغویانہ پروپیگنڈے سب داخل ہوسکتی ہیں۔اور ان میں سے ہر جرم ایسا ہے، جس کا ارتکاب کرنے والا ان چار سزاؤں میں سے جو آیت میں مذکور ہے۔کسی نہ کسی آیت کا مستحق ٹھہرتا ہے۔(تفسیر عثمانی سورۃ المائدۃ آیت ۳۳) علامہ وھبۃ زحیلی الفقہ الاسلامی وادلتہ میں نشہ آور اشیاء کی پیداوار پر حکومتی پابندی کے بارے میں کچھ یوں لکھتے ہیں۔ کذلك لولی الامر منع الناس من زراعة المخدرات ،وزراعة الأشیاء لا تحتاج الیھا الامة او تحتاج الی غیرھا ،(الفقہ الاسلامی وادلتہ ج ۴ ص ۲۸۶۹ مکتبہ دارالفکر بیروت) مذکورہ تمہیدات کے بعد اب اصل سوالات کے جوابات ملاحظہ فرمائیں۔مذکورہ اشیاء کے نفس جواز وعدم جواز سے قطع نظر، ان کی برائیوں اور نقصانوں کو دیکھتے ہوئے حکومت وقت نے

ان کی کاشت، کاروبار، ترسیل، ذخیرہ اندوزی وغیرہ پر پابندی عائد کی ہے۔ یہ پابندی کسی حکم شرعی کا معارض بھی نہیں اوراس میں عمومی اور اجتماعی فوائد کو بھی مدنظر رکھا ہے۔ لہٰذا اس حکومتی پابندی کی تعمیل عوام پر واجب ہے۔ لہٰذا مذکورہ اشیاء کی کاشت، کاروبار، ترسیل اور ذخیرہ اندوزی وغیرہ ہرگز جائز نہیں، جو شخص اس حکومتی حکم کا خلاف ورزی کرتے ہوئے پایا جائے تو حکومت وقت کو اس کیخلاف تادیبی کاروائی کا اختیار حاصل ہے اور مذکورہ جرم میں پکڑے گئے لوگوں کو سزا دینا حکومت کو مفوض ہے۔ حکومتی پابندی سے اگر صرف نظر کیا جائے تو بھی مذکورہ اشیاء مذکورہ اغراض کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں کیونکہ ان اشیاء کے استعمال سے عقل زائل ہو جاتی ہے، بدن میں سستی اور بوجھل پن پیدا ہوتا ہے، اور حدیث نبوی ﷺ میں ایسی چیز کے استعمال سے ممانعت آئی ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے، "نهى رسول الله عن كل مسكر و مفتر "(ابوداؤد ج ۲ ص ۱۶۳ مکتبہ رحمانیہ لاہور) یعنی نبی ﷺ نے ہر مسکر و مفتر سے منع فرمایا۔ مفتر کی تعریف لغۃ الفقہاء میں کچھ یوں کی گئی ہے،" مايورث استرخاء و تثقالا فى البد ن "''یعنی مفتر وہ چیز ہے۔ جو بدن کے اندر سستی اور بوجھل پیدا کرتی ہے۔'' مذکورہ بالا حدیث کے ذیل میں حاشیہ ابوداؤد میں المرقاۃ الصعود کے حوالے سے یہ واقعہ مذکور ہے۔ ویحکی ان رجلا من العجم قدم القاهرة وطلب دليلا على تحريم الحشيشة و عقد لذالك محلس حضره علماء العصر فاستد ل الحا فظ زين الدين العراقى بهذ الحديث فا عجب الحا ضرى (المرقاۃ الصعود علی حامش ابوداؤد) (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۶۳ رحمانیہ لاہور)

ترجمہ:۔ ایک عجمی شخص قاہرہ آیا بھنگ کے حرام ہونے پر دلیل طلب کی (اس بارے میں) ایک مجلس منعقد کی گئی، جس میں علماء وقت نے شرکت کی تو حافظ زین الدین عراقی نے بھنگ کی حرمت پر مذکورہ بالا حدیث سے استدلال کر کے تمام حاضرین کو حیران کر دیا۔ وقد سئل نجيم عن بيع الحشيشة هل يجوز؟فكتب لايجوز۔فيحمل علىٰ انّ مراده بعدم الجواز عدم الحل (قوله)عدم اى لقيام المعصية بعينها (شا مى كتا ب الا شربه ج ١٠ ص ٤١ طبع جديد) (وفيه ايضا)(ويحرم أ كل البنج والحشيشة والا فيون)' اقول هذاغير الظاهر لا ن ما يخل العقل لا يجوز ايضا ،ومن صرح بحرمته اراد به القد رالمسكر منه يدل عليه ما فى غا ية البيا ن عن شرح الشيخ الا سلام ،والحا صل ان الا ستعمال الكثير المسكر منه حرام مطلقا كما يدل عليه كلام ل الغا ية واما القليل :فان كان للهو حرم،وان سكر منه يقع طلا قه لا ن المبدأ استعماله كان محظورا ،وان كا ن للتداوى وحصل منه اسكاره فلا ،فاغتنم هذا التحرير المفرد "(شامی ج ۱۰ ص ۴۷ طبع جدید رشیدیہ)(ونقل عن الجامع وغير ه ان من قال بحل البنج والحشيشة فهو زند يق مبتد ع، بل قال نجم الدين الزاهدى:انه يكفر ويباح قتله)قال فى البحر:وقد اتفق علىٰ وقوع طلاقه :اى اكل الحشيش فتوىٰ مشائخ المذهبين الشا فعية والحنفية لفتواهم بحر مته وتا ديب باعته حتىٰ قالو من قال بحله فهو زند يق،(شامي ج ١٠ س ٤٧) بحر الرائق ج ٣ ص ١٣٢ كتا ب الطلاق مطبوعه جديد رشيد يه)(ومن ذهب عقله بالبنج) هدايه ۔قلت قال فى البيان الخ لكن مخد ر ،مفتر، مكسّل ۔وفيه اوصاف ذيمه فكذالك وقع اجماع المتاخرينؒ علىٰ تحريم اكله،(البنایہ للعینی ج ۱۲ ص ۳۷۰ مکتبہ العلمیہ بیروت)

علامہ وھبۃ زحیلی لکھتے ہیں: یحرم کل ما یزیل لعقل من غیر الا شربة المائعة کا لبنج و الحشیشة و الا فیون ،لما فیھا من ضرر محقق ،ولا ضرار فی الا سلام ،ولکن لا حد فیھا لا نھا لیست فیھا لذة ولا طرب ،ولا یدعو قلیلھا الی، کثیرھا،وانما فیھا التعزیر لضرزھا ،ولما رواہ ابو داؤد عن ام سلمۃؓ قالت:نھی رسول اللہ ﷺ عن کل مسکر و مفتر، ویحل القلیل النا فع من البنج و سائر المخدرات للتداوی و نحوہ ،لان حرمتہ لیست لعینہ ،وانما لضررہ۔ (الفقہ الا سلامی ج ۷،ص ۵۵۰۵) دیکھئے ۵۵۱۰) ترجمہ: بہنے والی چیزوں کے علاوہ ہر وہ چیز جو عقل کو زائل کرتی ہو جیسے بھنگ ، چرس ،افیون ،وہ حرام ہے۔کیونکہ ان میں نقصان پایا جاتا ہے۔جبکہ اسلام میں ایک دوسرے کو نقصان یا ضرر پہنچانا حرام ہے ،تاہم ان چیزوں کے کھانے میں حد نہیں ہے، کیونکہ ان میں نہ لذت ہے۔اور نہ ہی خوشی ہے،اور نہ ان چیزوں میں سے کمی و زیادتی کا متقاضی ہے۔ بلکہ ان کے نقصان کی وجہ سے ان میں تعزیر اور زجر ہے۔کیونکہ ابوداؤد شریف میں حضرت ام سلمہ فرماتی ہے۔کہ آپ ﷺ نے ہر اس چیز سے جو نشہ آور اور عقل کو زائل کرنے والی ہو منع فرمایا ہے۔اور بھنگ اور سارے نشہ آور مواد میں سے کم مقدار میں، جو فائدہ مند ہوں ،وہ بطور دوا استعمال کرنا حلال ہیں۔کیونکہ یہ چیزیں بعینھا حرام نہیں بلکہ اپنے ضرر کیوجہ سے حرام ہیں۔(وفی مجموعة الفتاویٰ لابن تیمیه) ۔وقول النبی ﷺ کل المسکر خمر و کل خمر حرام یتناول ما یسکر ولا فرق بین ان یکون المسکر ماکولا او مشروبا او جامدا اوما ئعا فلو اصطبغ کا الخمر کان حراما ولو اماع الحشیشة و شربھا کان حراما ونبینا ﷺ بعث بجوامع الکلم فاذاقال کلمة جامعة کانت عامة فی کل ما ید خل فی لفظھا و معناھا سواء کانت الا عیان موجو دة فی زمانه او مکانه اولم تکن (مجموعۃ الفتاویٰ ج ۷ ،ص ۱۳۰ دار الوفاء بیروت) (ترجمہ) نبی کریم ﷺ کا قول کل مسکر خمر و کل خمر حرام ہر نشہ پیدا کرنے والی چیزوں کو شامل ہے۔اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ یہ نشہ آور چیز چاہے کھانے والی ہو یا پینے والی،ٹھوس ہو یا مائع ،اگر یہ شراب کی طرح پکایا گیا ہو تو یہ حرام ہے۔اگر کسی حشیش (بھنگ) کو مائع (ہلکا) کر کے پیا تو ایسا کرنا بھی حرام ہے۔اور ہمارے نبی کریم ﷺ جوامع الکلم کے ساتھ بھیجے گئے ہیں،اور جب کہا جائے کہ یہ کلمہ جامعہ ہے تو یہ ہر ایسا چیز کو شامل ہوگا،جس کو اس کلمہ کا لفظاً یا معنیٰ شامل ہے چاہے وہ چیز اس زمانے اور مکان میں موجود ہو یا نہ ہو ،"وھذہ الحشیشة فان کان اول ما بلغنا انھا ظھرت بین المسلمین فی اوا خرالما ئةالسادسة و اوائل لسا بعة حیث ظھرت دولةالتتار،و کان ظھوو ھا مع ظھور سیف جنکسخان (چنگیز خان)لما اظھر الناس ما نھا ھم اللہ ورسولہ عنه من الذنوب سلط اللہ علیھم العدو،و کانت ھذہ الحشیشة الملعو نة من اعظم المنکرات،وھی شرمن الشراب المسکر من بعض الو جوہ، والمسکر شر منھا من و جه آخر ،فانھا مع انھا تسکر آکلھا حتیٰ یبقی مصطولا تورث التخنیث و الدیوثة ،وتفسد المزاج ، فتجعل الکبیر کا لسفنجته و تو جب کثرة الا کل ،وتورث الجنون ،و کثیر من الناس صار مجنوناً بسبب أکلھا۔" (مجموعۃ الفتاویٰ ج ۷ ،ص ۱۳۰ دار الوفاء بیروت) (ترجمہ) ہماری معلومات کے مطابق حشیش کا ظہور مسلمانوں میں چھٹی صدی کے آخر اور ساتویں صدی کے اول میں اس وقت ہوا جب تا تاریوں کی حکومت کا ظہور ہوا اور اس کا

ظہور چنگیز خان کی تلوار کے ساتھ اس وقت ہوا جب لوگ کھلم کھلا وہ گناہ کرنے لگے جن سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے منع فرمایا ہے۔تو اللہ تعالیٰ نے ان پر دشمن کو مسلط کردیا اور ان منکرات میں سب سے بڑا منکر یہی ملعون حشیش تھا۔بعض وجوہات کی بناء پر یہ نشہ آور شراب سے بھی بدتر ہے۔اور ان میں سے جو نشہ آور ہے۔وہ تو اور بھی بدتر ہے۔کیونکہ یہ اس کے کھانے والے میں مستی لاتے ،یہاں تک کہ وہ مدہوش ہوجاتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ ہجڑا پن اور دیوثت (بے غیرتی) بھی پیدا کرتا ہے،مزاج کو بگاڑ دیتا ہے یہاں تک کہ بڑے آدمی کو بھی (سفنجہ) جیسا بنادیتا ہے۔زیادہ کھانے کا سبب بنتا ہے۔پاگل پن پیدا کرتا ہے۔اور بہت سے لوگ اس کھانے کی وجہ سے مجنون ہوگئے ہیں۔(وفیہ ایضاً)’’ومن الناس من یقول :انها تغير العقل فلا تسكر كا لبنبج ،وليس كذالك بل تورث نشوة ولـذة وطربا كا الخمر وهذا هو الداعي الى تنا ولها ،وقليلها يدعو الى كثير ها كا الشراب المسكر،والمعتا د لها يصعب عليه فطا مه عنها اكثر من الخمر فضر رها من بعض الوجو د اعظم من الخمر ولهذا قال الفقهاء:انه يجب فيها الحد ،كما يجب في الخمر‘‘۔(مجموعۃ لفتاوٰی ج ۷اص ۱۳۰ادار الوفاء بیروت)بعض لوگ کہتے ہیں۔یہ بھنگ کی طرح عقل کو متغیر کرتا ہے نشہ نہیں لاتا،(علامہ ابن تیمیہ کہتے ہیں۔) کہ ایسا نہیں بلکہ یہ شراب کی طرح مستی ،لذت اور وجد پیدا کرتا ہے۔اور یہی اس کے کھانے کا سبب ہے۔شراب کی طرح اس کی تھوڑی مقدار کھانا بڑی مقدار میں کھانے کا باعث بنتا ہے،اور اس کے کھانے کے عادی شخص سے اس کی عادت چھڑانا شراب پینے والے کے مقابلے میں مشکل ہے۔تو بعض وجوہات کی بناء پر اس کے نقصانات شراب سے زیادہ ہیں اس لئے فقہاء نے فرمایا ہے۔اس میں شراب کی طرح حد واجب ہے۔‘‘علامہ وھبۃ الزحیلی اپنی کتاب الفقہ الاسلامی وادلتہ میں لکھتے ہیں۔یحرم كل ما يزيل العقل من غير الا شر بة المائعة كا لبنج والحشيشة والا فيون ،لما فيها من ضرر محقق ،ولا ضـرر ولا ضـرار فـي الا سـلا م ،ولـكن لا حد فيها لا نها ليست فيها لذة ولا طرب ،ولا يدعو قليلها الى ،كثير ها ،وانـمـا فيها التعزير لضررها ،ولما رواه ابو داؤد عن ام سلمةؓ قالت :نهى رسول لله عن كل مسكر ومفتر۔ويحل القليل النـافـع مـن البـنـج وسـائـر الـمـخـدرات لـلـتـداوي ونـحـوه، لان حرمته ليست لعينه ، وانما لضرره ۔(الفقہ الاسلامی ج ۷،ص ۵۵۰۵ دیکھئے ۵۵۱۰)ترجمہ:ہروہ چیز جو عقل کو زائل کرتی ہو جیسے بنگ ، چرس ،افیون،وہ حرام ہے۔سوان چیزوں کے جو بہنے والی ہوں کیونکہ ان میں نقصان پایا جاتا ہے۔حالانکہ اسلام میں ایک دوسرے کو نقصان یا ضرر پہنچانا حرام ہے،تاہم ان چیزوں میں حد (سزا) نہیں ہے۔کیونکہ ان میں نہ لذۃ ہے اور نہ ہی خوشی ،اور نہ ان چیزوں کا تھوڑی مقدار میں کھانا زیادہ کھانے کا متقاضی ہے۔بلکہ ان کے نقصان کیوجہ سے ان میں تعزیر اور زجر ہے کیونکہ ابوداؤد شریف میں حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہے کہ آپ ﷺ نے ہر اس چیز سے،جو نشہ آور اور عقل کو زائل کرنے والی ہو،منع فرمایا ہے۔اور بھنگ اور سارے نشہ آور اشیاء میں سے جو فائدمند ہوں۔کم مقدار میں بطور علاج دوا میں استعمال کرنا حلال ہیں۔کیونکہ یہ چیزیں بعینھا حرام نہیں بلکہ اپنے ضرر کیوجہ سے حرام ہیں۔علامہ وھبۃ الزحیلی اپنی کتاب (الفقہ الاسلامی وادلتہ میں نشہ آور چیزوں کے تین بڑے نقصانات (ضرر شخصی ،ضرر عائلی اور ضرر عام) بیان کرتے ہوئے لکھتے

ہیں۔"واما لضرر الشخصی ،فھو التا ثیر الفا دح فی الحسد و العقل معا، لما فی المسکر و المخدر من تخریب، وتد میر الصحة و الا عصا ب و العقل و الفکر و مختلف اعضاء جھاز الھضم و غیر ذلك"۔(الفقہ الاسلامی ج ۷،ص۵۵۱۱) ترجمہ:ضرر شخصی اس ضرر کو کہتے ہیں کہ بدن اور عقل دونوں میں اثر کرے کیونکہ عقل زائل کرنے والی نشہ آور چیز صحت،اعصاب،عقل وفکر اور ہاضمہ کا پورا نظام خراب اور مفلوج کردیتی ہے۔"واما الضرر العا ئلی ،فھو ما یلحق با لزوجة والا ولا دمن اسا ثات ، فیقلب البیت جحیما لا یطا ق من جراء التواترات العحصیته والجھیاج والسب والشتم وتر داد عبارات الطلاق والحرام" ۔(الفقہ الاسلامی)(دوئم خاندانی ضرر) یہ وہ ضرر ہے جو بیوی اور اولاد میں مؤثر ہے۔یہاں تک کے گھر کا پورا نظام درہم برہم ہوکر آخر طلاق اور حرام تک نوبت آجاتی ہے وغیرہ۔"وا ما الضرر العام فھو وا ضح فی اتلاف اموال طائلة من غیر مردود نفعی وفی تعطیل المصالح والا عمال، والتقصیر فی اداء الواجبات ،والا خلال بالا مانات العا مة ۔ ھذا فضلاعما یؤ دی الیه السکر او التخد یر من ارتکاب الحرائم علیٰ الا شخاص والا موال والأعراض ،بل ان ضرر المخدرات اشد من ضرر المسکرات،لأن لمخد رات تفسد القیم الخلیقیته" (الفقہ الاسلامی"ج۷،ص۵۵۱۲)(تیسرا ضرر عام) یہ وہ ضرر ہے۔کہ بلاشک وتر دد معاشی نظام کو نقصان پہنچاتا ہے۔اور واجبات کی ادائیگی میں نقصان دہ اور امانت ادا کرنے میں مخل بنتا ہے۔یہ تو مذکورہ بالا نقصانات کے علاوہ نقصانات ہیں بلکہ نشہ آور چیزوں کا ضرر عقل کو زائل کرنے والی چیزوں سے سخت یا بالا تر ہے، جیسے شراب وغیرہ میں ہے۔) کیونکہ نشہ آور چیزیں انسانیت کو ختم کردیتی ہیں۔چونکہ ان چیزوں کا کھانا حدیث کی رو سے ناجائز ہے لہٰذا ان کی خرید وفروخت بھی ناجائز ہے جیسا کہ حدیث میں ہے "ان اللّٰہ اذا حرم علی قوم اکل شئی حرم علیھم ثمنه"یعنی اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر کسی چیز کا کھانا حرام کردیتا ہے۔تو اس قوم پر اس چیز کی قیمت بھی حرام کردیتا ہے۔"علامہ وھبۃ زحیلی" نشہ آور اشیاء کے فسادات اور تجارت کے بارے میں کچھ یوں لکھتے ہیں۔والخلاصة:۔ان جمیع المخدرات الحادثة من قرون بعد القرون الستة الا ولیٰ حرام کالخمر ،لمخا مرتھا العقل وتغطیتھا ایا ہ وفیھا مفاسد النمر ومضارہ ،وتز ید علیھا ،فھی اکثر ضررا وا کبر فساد امن الخمر ،لانھا تضرر الأ مة ضرر ابلیغا افراداو جما عات ما دیا و صحیا وادبیا ،ولا شك بان الشریعة الاسلامیة تحرم المفاسد والمفاروتحیز مافیه مصالح حقیقیةاوراجعه ،واما ما یز عمونه من مصا لح ومنافع فھی وھمیة خادعة"۔(۱)ان الا تجار با لمخدرات بیعا وشراء وتھر یبا وتسویقا امر حرام کحرمة تناول المخدرات،لان الوسائل فی الشریعة تا خذ حکم المقا صد ،ویحب سد الذرائع الی المحرمات وتعا طیھا ،فیکون الثمن حراما ،والمال سحتا والعمل ضلالا ،والا تحاربھا اعا نة علیٰ المعصیة ،والبیع با طل ،قال اللّٰہ تعاونوا علیٰ البر والتقویٰ ولاتعا ونو علیٰ الأ ثم والعلوان۔(الما ئدہ) (الفقہ الاسلامی،ج۷ص۵۵۱۷) ان الا رباح التی یستفید منھا التجار والمتعاملون فی المخدرات کلھا سحت وحرام (الفقہ الاسلامی ج۷،ص۵۵۱۸)(۱) ترجمہ:۔نشہ آور چیزوں کی خرید وفروخت، تجارت، اسمگلنگ وغیرہ ایسا حرام ہے۔جیسا کہ ان

چیزوں کا کھانا، کیونکہ شریعت میں اسباب ووسائل مقاصد کا حکم رکھتے ہیں۔اور وہ ذرائع واسباب جو محرکات تک پہنچتے ہوں جس طریقے سے بھی ہو ان کا روکنا واجب ہے۔کیونکہ تاجر بسا اوقات نشہ آور چیزوں کے لینے دینے میں تساہل سے کام لیتا ہے تو وہ قیمت بھی حرام ہے اور مال بھی حرام اور کام کرنا گمراہی ہے۔اور اس کی تجارت کرنا گناہ پر مدد کرنا ہے۔اور سودا اس کا باطل ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔کہ نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں مدد کرو اور گناہ کے کاموں پر مدد مت کرو۔خلاصہ کلام یہ کہ سوال میں مذکورہ اشیاء کی کاشت کاری ،خرید وفروخت اور ان اشیاء کا کاروبار کرنے والوں کے ساتھ کسی قسم کا تعاون و مدد کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے،

''وتعاونوا علی البر و التقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب'' (سورہ مائدہ، آیت نمبر۲) آیت مذکورہ کا خلاصہ یہ ہے کہ ساری دنیا کا نظام باہمی تعلق پر قائم ہے۔لیکن اس تصویر کا ایک دوسرا رخ بھی ہے کہ اگر جرائم، چوری، ڈاکہ قتل غارتگری وغیرہ کے لئے یہ باہمی تعاون ہونے لگے۔چور اور ڈاکوؤں کی بڑی بڑی اور منظم قوی جماعتیں بن جائیں تو یہی تعاون، تناصر اس عالم کے سارے نظام کو درہم برہم بھی کرسکتا ہے۔معلوم ہوا کہ یہ باہمی تعاون ایک دو دھاری تلوار ہے جو اپنے اوپر بھی چل سکتی ہے۔اور نظام عالم برباد بھی کرسکتی ہے۔اور یہ عالم چونکہ خیر وشر اور اچھے برے، نیک کا ایک مرکب معجون ہے۔اس لئے اس میں ایسا ہونا کچھ بعید بھی نہ تھا۔کہ جرائم اور قتل، غارت یا نقصان رسانی کے لئے باہمی تعاون کی قوت استعمال کرنے لگیں۔اور یہ صرف احتمال نہیں بلکہ واقعہ بن کر دنیا کے سامنے آگیا۔تو اس کے ردعمل کے طور پر عقلائے دنیا نے اپنے تحفظ کے لئے مختلف نظریوں پر خاص خاص جماعتوں یا قوموں کی بنیاد ڈالی۔کہ ایک جماعت یا ایک قوم کے خلاف جب کوئی دوسری جماعت یا قوم حملہ آور ہو تو یہ سب کے مقابلہ میں باہمی تعاون کی قوت کو استعمال کرکے مدافعت کرسکیں۔(معارف القران ج۳ ص۲۲)

خصوصاً موجودہ دور میں منشیات فروشی کی کاشت کاری اور خرید وفروخت جس عروج پر ہے بحیثیت مسلمان وانسان ہر فرد مملکت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اس کالے دھندے کی قلع قمع کرنے کی حتیٰ الوسع کوشش کریں تاکہ ہم سب اجڑے ہوئے گھرانوں کے مداویٰ بن سکیں اور روز قیامت اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہوں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہوں۔

فقط واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: بندہ حمد اللہ چمن

دارالافتاء ربانیہ، جی۔او۔آر۔کالونی، کوئٹہ

۱۴۲۶/۹ھ بمطابق منگل ۱۹ اپریل ۲۰۰۵ء

الجواب صحیح

محمد روزی خان

رئیس دارالافتاء ربانیہ جی۔او۔آر۔کالونی

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کا ارشاد ہے کہ جب مومن کوئی گناہ کرتا ہے تو ایسا محسوس کرتا ہے جیسا کوئی شخص پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہو اور اس سے ڈر رہا ہو کہ یہ پہاڑ مجھ پر گر جائیگا اور جب فاجر کوئی گناہ کرتا ہے تو ایسا آن محسوس کرتا ہے جیسا کہ مکھی ناک پر بیٹھ گئی اور اسکو ہاتھ سے اُڑا دیا۔(مشکوۃ ص۲۰۶ بروایت بخاری)